REGD. No. L. 5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

ربوہ

یوم سہ شنبہ

روزنامہ ۱۸ صفر ۱۳۸۱ھ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) دس نئے پیسے

الفضل

جلد ۵۰/۱۵ | یکم ظہور ۱۳۴۰ھش | یکم اگست ۱۹۶۱ء | نمبر ۱۷۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

—— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ——

نخلہ ۳۰ جولائی بوقت سوا دس بجے صبح

کل حضور کو دوپہر کے بعد سے بے چینی اور اعصابی ضعف کی تکلیف زیادہ رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور کام والی لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں ۔

بالائی علاقوں میں شدید بارشوں کے باعث راوی و چناب میں زبردست سیلاب

حکام نے حفاظتی اقدامات شروع کر دیئے۔ قریبی دیہات کے لوگوں کو صورت حال سے مطلع کیا جا رہا ہے

لاہور ۳۱ جولائی۔ جموں و کشمیر کی پہاڑیوں اور دوسرے بالائی علاقوں میں شدید بارشوں کے باعث دریائے راوی اور چناب میں پانی کی سطح بلند ہوگئی ہے۔ متعلقہ حکام کے بیان کے مطابق دریائے چناب میں آج صبح تک مرالہ کے مقام پر پانی کا اخراج ۴ لاکھ کیوسک اور خانکی کے مقام پر پانچ لاکھ کیوسک اخراج کا امکان ہے۔ صوبہ کے باقی دریاؤں میں کل شام تک پانی کی سطح گر رہی تھی۔ اور تمام دریا معمولی درجے کے سیلاب کی حالت میں تھے۔ تاہم ضلع سیالکوٹ میں نالہ ڈیک نے پریشانی پیدا کر دی ہے۔ کیونکہ اس میں اونچے درجے کا سیلاب ہے اور پانی کناروں سے باہر نکل رہا ہے۔ جس سے تحصیل پسرور اور نارووال کے بعض دیہات زیر آب آگئے ہیں۔ اس ضلع میں برساتی نالوں کے علاوہ بارش سے بھی پانی کھڑا ہو گیا ہے۔ اور بعض دیہات میں آمد و رفت کا سلسلہ جزوی طور پر منقطع ہو گیا ہے۔

متعلقہ حکام کے بیان کے مطابق گذشتہ ۲۴ گھنٹے کے دوران کشمیر کی پہاڑیوں پر شدید بارش ہوئی۔ اور یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ بارش کا پانی نیچے کی طرف آرہا ہے۔ ان حکام کے اندازہ کے مطابق یہ پانی ۳۱ جولائی کو صبح چھ سات بجے مرالہ ہیڈ ورکس پہنچنا شروع ہو جائے گا۔ اندازہ ہے کہ مرالہ پر پانی کا اخراج چار لاکھ کیوسک تک جا پہنچے گا۔ اس حالت میں دریا اونچے درجے کی طغیانی میں شمار ہوگا۔ یہ پانی خانکی کے مقام پر ۵ لاکھ کیوسک ہو جائیگا کیونکہ اس میں ارد گرد کے برساتی نالوں کا پانی بھی شامل ہو جائے گا۔ خیال ہے کہ اتنے پانی سے ارد گرد کے بعض دیہات بھی زیر آب آجائیں گے۔ متعلقہ حکام نے اس صورت حال کے پیش نظر حفاظتی اقدامات شروع کر دیئے ہیں۔ اور دریا کے قریبی دیہات کے لوگوں کو صورت حال سے مطلع کیا جا رہا ہے۔

مکرم مولوی نور الحق صاحب انور بخیریت نیروبی پہنچ گئے

نیروبی سے بذریعہ ہوائی ڈاک اطلاع ملی ہے کہ مکرم مولوی نور الحق صاحب انور بخیریت نیروبی پہنچ گئے ہیں۔ اور آپ نے اپنے حلقہ کا چارج لے کر تبلیغ کا کام شروع کر دیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا وہاں جانا مبارک کرے اور انہیں بیش از بیش خدمت دین کی توفیق عطا کرے۔ آمین

(وکالت تبشیر ربوہ)

"ہر ممتاز تاجر اور صنعت کار ملک بھر میں عوامی بھلائی کا ادارہ قائم کرے"

"ملک میں سائنسی تعلیمی اداروں کے قیام کی اشد ضرورت ہے" (صدر ایوب)

کراچی ۳۱ جولائی۔ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے کہا ہے کہ پاکستان کے ہر ممتاز صنعت کار اور تاجر کو یہ عہد کرنا چاہئے کہ وہ عوامی بھلائی کا کم از کم ایک ادارہ ضرور قائم کرے گا۔ آپ نے کہا تمام صنعت کاروں اور تاجروں کی امارت، قوم کے دم قدم سے ہے۔ اس لئے اگر ان سے یہ مطالبہ کیا جائے کہ وہ قوم سے حاصل کی ہوئی دولت کا ایک حصہ عوام کی بھلائی بالخصوص تعلیمی ادارے قائم کرنے پر صرف کریں تو یہ کوئی بہت بڑا مطالبہ نہیں ہوگا۔

صدر ایوب نے حاضرین کو یاد دلایا کہ اس وقت جو بڑے بڑے دولت مند تاجر اور عظیم صنعت کار پاکستان میں موجود ہیں۔ اور جن کی دولت کی شہرت بہت دور دور تک پھیلی ہوئی ہے۔ ان میں سے کتنے ایسے ہیں جنہیں ۱۹۴۷ء میں لوگ جانتے تھے؟

صدر ایوب نے کل آدم جی سائنس کالج کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ اہل ثروت حضرات کی تعلیمی اداروں کے قیام میں مساعی جتنی بار آور ہو سکتی ہیں۔ غالباً کسی اور شعبہ میں نہیں ہو سکتیں تعلیمی اداروں میں بھی ہمیں سائنسی تعلیم کی ضرورت سب سے زیادہ ہے۔ ایک آزاد ملک کی حیثیت سے جسے ترقی یافتہ ملکوں کا مقابلہ کرنا ہے پاکستان کی ترقی کا انحصار اس بات پر ہے۔ کہ ہم نے جو ترقیاتی منصوبے شروع کر رکھے ہیں۔ ان کو چلانے کے لئے ہمیں جتنے فنی ماہروں کی ضرورت ہے ان میں سے ہم کتنے ماہر مہیا کر سکتے ہیں۔ یہ ضرورت چونکہ سائنسی تعلیم کے ادارے ہی پوری کر سکتے ہیں۔ اس لئے ہر نئے سائنسی ادارہ کا قیام پاکستان کے بہی خواہوں کے لئے بڑا حوصلہ افزا ہے۔

مجالس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن کی تیسری سالانہ تربیتی کلاس نہایت درجہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگئی

کلاس میں اضلاع گوجرانوالہ، لاہور، سیالکوٹ اور شیخوپورہ کے ۵۷ خدام کی شرکت

اختتامی اجلاس میں محترم سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا خدام سے پر اثر خطاب

گوجرانوالہ —— مجلس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن کی تیسری سالانہ تربیتی کلاس جو سیدا حمدیہ بیت النور گوجرانوالہ شہر میں ۲۲ جولائی کو شروع ہوئی تھی ایک ہفتہ تک خوش اسلوبی سے جاری رہنے کے بعد مورخہ ۳۰ جولائی کو بارہ بجے دن کے قریب نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگئی

اس سالانہ تربیتی کلاس میں اضلاع گوجرانوالہ، لاہور، سیالکوٹ اور شیخوپورہ کی ۲۷ مجالس کے ۵۷ خدام نے شرکت کی۔ اور انہوں نے سات دن تک ہمہ وقت مسجد احمدیہ میں مقیم رہ کر یہ سارا عرصہ عبادات، دعاؤں اور ذکر الٰہی کے پاکیزہ ماحول میں گزارا اور اس طرح اصلاح نفس اور روحانی تربیت کے اس اہم موقعہ سے پورا پورا فائدہ اٹھایا۔ علاوہ ازیں ان چاروں اضلاع کے دیگر خدام بھی اپنے فارغ اوقات میں باقاعدہ روزانہ کلاس کے مختلف اجلاسوں میں شریک ہوتے رہے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۴)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ یکم جولائی ۱۹۶۱ء

امریکہ اور روس کی سرد جنگ تیز اور تند ہو رہی ہے

آج کل روس اور امریکہ کی سرد جنگ معمول سے بہت زیادہ گرم ہوتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ چنانچہ امریکہ کے صدر کینیڈی کی ایک حالیہ تقریر کے متعلق خروشیف روسی وزیراعظم نے کہا ہے کہ یہ دراصل اعلان جنگ ہے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں ملکوں کے سربراہوں کی گذشتہ ملاقات غلط فہمیاں دور کرنے کی بجائے نئی غلط فہمیاں پیدا کرنے کا باعث ہوئی ہے مگر یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں جب دونوں طرفین طاقت پر بھروسہ رکھتی ہیں تو ظاہر ہے کہ ایک دوسرے کے خلاف طاقت کے نقطہ نظر سے ہی خیال آرائی ہوگی۔ چنانچہ مسٹر خروشیف نے مسٹر کینیڈی کی فوجی بھرتی اور جنگی تیاریوں کے متعلق یہی کہا ہے کہ امریکہ زیادہ سے زیادہ اسلحی طاقت مہیا کرنے کے لئے بہانے ڈھونڈ رہا ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ اس عالم اسباب میں طاقت بنیادی عوامل میں سے ہے اور ماضی میں دنیا کے اکثر بین الاقوامی تنازعات طاقت ہی سے طے ہوتے چلے آئے ہیں اور ایک حد تک یہ درست ہے کہ دنیا میں توازن قائم رکھنے کے لئے بھی طاقت ہی کی ضرورت ہے۔ مگر اس زمانہ کی پہلے زمانوں کی نسبت خاص مصیبت یہ ہے کہ پہلے زمانوں میں انسان کے ہاتھ میں وہ بے پناہ مادی طاقت نہیں تھی جو آج بعض اقوام کے پاس جمع ہو گئی ہے۔ خاص کر روس اور امریکہ کے پاس اتنی طاقت ہے کہ اگر ان میں سے ہر ایک چاہے تو تمام دنیا کو تباہ کر سکتا ہے۔ ایسی طاقت پہلے کسی قوم کے ہاتھ میں نہیں آئی تھی۔ ان کی باہمی جنگیں محدود المقام اور محدود الوقت ہوتی تھیں۔ اگر ایک قوم دوسری پر تباہی لاتی تھی تو اس کا احاطۂ اثر محدود ہوتا تھا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ دنیا کے ایک حصہ میں کشت و خون ہو رہا ہوتا تھا تو باقی دنیا کو خبر بھی نہیں ہوتی تھی۔ آج وہ حالت نہیں رہی۔ گذشتہ دو عالمگیر جنگوں سے اس نتیجہ پر پہنچنا مشکل نہیں کہ اگر خدانخواستہ تیسری جنگ ہوئی تو تباہی کے لحاظ سے اس کا نام عالمگیر جنگ کی بجائے کوئی وسیع تر نام رکھنا پڑے گا۔ اور وہ بھی اس صورت میں اگر کوئی متنفس رہ گیا ورنہ اگر زمین پھٹ کر ریزہ ریزہ نہ بھی ہوئی تو دنیا کی زندہ آبادی یقیناً ختم ہو جائے گی۔ تمام فضا پر ایٹمی تابکار ذرے محیط ہو جائیں گے جو کم از کم حیوانی زندگی کا نام و نشان مٹا دیں گے۔ اور روئیدگی بھی ختم ہو جائے گی۔ صرف ریت۔ مٹی اور پتھر اور سلگتا ہوا مواد چاروں طرف رہ جائے گا۔

انسانی نقطۂ نظر سے ایسی جنگ کے نتائج کا بے شک یہ بہت مہیب اور دہشت ناک نقشہ ہے مگر جب کوئی ہوگا ہی نہیں تو خطرہ کس کو ہوگا۔ لاکھوں کروڑوں شہاب ثاقب۔ ستارے اور سیارے پل پل میں اس کائنات میں ظہور پذیر ہوتے رہتے ہیں اور اسی قدر مٹتے رہتے ہیں۔ ایک ہماری زمین نہ رہے گی تو کائنات کے توازن میں کوئی فرق نہیں آ جائے گا کون جانتا ہے کہ اس بسیط کائنات میں ہماری جیسی کتنی آبادیاں موجود ہیں اور کتنی روز مٹتی اور کتنی بنتی رہتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ابھی تک ہم صرف چاند کی ماہیت کے متعلق بھی کچھ نہیں جان سکے۔ چاند۔ زمین۔ یا سورج کے گرد چند ٹن لوہا وغیرہ پھینک دینا اس غیر محدود کائنات کے سامنے کیا حیثیت رکھتا ہے۔ تاہم انسان نے اپنی تباہی کے لئے کافی دسترس حاصل کر لی ہے۔ اور جب چاہے دنیا میں کھلبلی مچا سکتا ہے۔

کینیڈی اور خروشیف میں جو دو بدو جاری ہے ضروری نہیں کہ یہ کسی ایسی تیسری جنگ پر منتج ہو جس کا تصور بھی انسانوں کو کپکپا دیتا ہے۔ پھر بھی یہ دو بدو دنیا کو سخت نقصان پہنچا رہی ہے اور جو طاقتیں ذہانتیں اور اوقات انسانی فلاح کے کاموں میں صرف ہونے چاہئیں۔ وہ اپنی تباہی کے سامانوں کی تیاری میں ضائع ہو رہے ہیں۔

اس وقت دنیا میں بہت سے مسائل ہیں جو ان اقوام کے لئے ہڈی کا کام دے رہے ہیں۔ فی الوقت جرمنی کا مسئلہ ہے۔ اس میں بھی جرمنی کے قدیم دارالحکومت "برلن" کا سوال ہے۔ گذشتہ جنگ عالمگیر میں ہٹلر کی شکست کی وجہ سے جرمنی فاتحین کے قبضہ میں آ گیا تھا۔ روس اور امریکہ۔ برطانیہ اور فرانس نے برلن کو بھی تقسیم کر لیا تھا۔ مغربی حصہ آخر الذکر تین اقوام کے قبضہ میں ہے اور مشرقی حصہ روس کے حصہ میں آیا ہے۔ روس اب چاہتا ہے کہ برلن کے متعلق کوئی فتنہ کھڑا کرے مغربی اقوام اس کو کسی طرح برداشت نہیں کر سکتیں۔ روس دو سال سے اس کے متعلق دھمکیاں دے رہا ہے اور ماضی قریب نے اس کے متعلق اپنے اپنے ارادوں کو ننگا کر دیا ہے۔ یہ ایسی ہڈی ہے جس پر لڑائی ہو جانے کا بڑا امکان پیدا ہو گیا ہے۔ اور سرد جنگ زیادہ تیز اور زیادہ گرم ہو گئی ہے۔

ہماری دانست میں جنگ نہیں ہوگی۔ اگرچہ دونوں طرف سے ایک دوسرے کو زبانی اور عملی دھمکیوں کی اچھاڑ سخت تریں ہو جائے گی اور دونوں طرف اتلاف و ہلاک کے جنگی سامانوں میں تیزی سے اضافہ ضرور ہو جائے گا۔ حالانکہ سالوں سے یہ انسان تخفیف اسلحہ کی کوشش میں مصروف ہیں جو اب محض ایک دوسرے سے پردہ کا ذریعہ ہے حقیقت یہ ہے کہ دونوں طرفیں کبھی تخفیف اسلحہ میں کامیاب نہیں ہوں گی۔ اور اگر ہو بھی جائیں تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ جنگ کا خطرہ ہر وقت لگا رہے گا۔ کیونکہ ابھی تک انسانی ذہنیت میں اس طرف سے کوئی انقلاب واقع نہیں ہوا۔

طاقت سے طاقت کو کچھ دیر کے لئے تھاما تو جا سکتا ہے مگر اس پر ہمیشہ کے لئے اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ بالفرض اگر ایٹمی جنگی سامان بنانا فی الحال روک بھی دیا جائے تو اس طاقت کا استعمال نام امن فوائد کے لئے جاری رہے گا۔ اور یہ لوگ اسکے استعمال میں روز بروز ترقی کرتے جائیں گے جوں جوں تجربہ اور علم بڑھے گا توں توں یہ طاقت زیادہ سے زیادہ انسان کے تصرف میں آتی جائے گی۔ اور کون کہہ سکتا ہے کہ کسی برہمی کے لمحہ میں یہی طاقت پھر ہلاکت کا سامان نہ بن جائے گی۔

یہ درست ہے کہ نقار خانہ میں طوطی کی آواز کوئی نہیں سنتا مگر یہ اہل مذاہب کا فرض ہے کہ وہ آگے آئیں خواہ انہیں کتنی ہی تکالیف کا سامنا کیوں نہ کرنا پڑے۔ آج ایسے انسانوں کی ضرورت پہلے زمانوں سے بھی زیادہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے نام پر سر دھڑ کی بازی لگا دیں۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ پر محکم ایمان پیدا کیا جائے اور ایسا ایمان پیدا کرنا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے۔

لا تدرکہ الابصار
وھو یدرک الابصار

دنیا مادہ پرستی کے پیچھے اندھی ہو چکی ہے۔ اس کے حواس مادہ پرستی میں گم ہو چکے ہیں۔ یہ ایسا وقت ہے جب اللہ تعالیٰ انسان کے حواس پر خود نزول اجلالی فرمایا کرتا ہے۔ صرف جلوہ طور ہی انسان کو اس کوہ آتش فشاں کے دہانے میں گرنے سے بچا سکتا ہے جو اس نے اپنی دانشمندی سے تیار کیا ہے۔

اے احمدیو آج اللہ تعالیٰ نے تم کو اس کام کے لئے چنا ہے۔ اس نے تم پر اپنے جلوؤں کی بارش کی ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس نے کھڑا کیا ہے کہ ایمان کو ثریا سے پھر زمین پر اتارے۔ آج تم اس کی آواز پر کھڑے ہوئے ہو اور جلوۂ طور اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو۔ بے شک تم تھوڑے ہو مگر تم پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔ اس ہستی کا ہاتھ ہے جس نے کائنات بنائی ہے ایٹمی اور ہائیڈروجن بم کی قوتیں اس کی طاقت کے سامنے ایک تنکا بھی نہیں۔ پانی۔ ہوا۔ مٹی اور آگ کا وہی خالق ہے ان میں جو قوتیں ہیں وہ اسی کی ہیں۔ یہ قوتیں سمندر میں ایک قطرہ بھی نہیں۔ صحرائے اعظم میں ایک ذرہ بھی نہیں۔ تم آتش نمرود کو

(باقی ص ۸ پر)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

انفرادی اختلافات کو اسلامی اتحاد جیسے متاعِ بے بہا کو تباہ کرنیکا موجب نہ بناؤ

افراد کے باہمی جھگڑے ہی بالآخر قومی اختلاف کی شکل اختیار کر لیا کرتے ہیں

فرمودہ ۱۰ اپریل ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں شعبہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے ؎

فرمایا۔
بعض چیزیں بظاہر دنیوی نظر آتی ہیں لیکن درحقیقت ان کا دین سے تعلق ہوتا ہے مثلاً

جماعتی اتحاد ہے

بظاہر تو اتحاد ایک دنیوی چیز ہے۔ زید بھی انسان ہے۔ اور بکر بھی انسان ہے اور دونوں کے تعلقات بعض دفعہ لین دین کے معاملات میں کشیدہ ہو جاتے ہیں۔ جو خود ایک مادی چیز ہے بعض اوقات ان میں جائداد کا جھگڑا ہو جاتا ہے۔ اور یہ بھی ایک مادی چیز ہے۔ بعض دفعہ ان کے درمیان سخت کلامی بھی ہو جاتی ہے۔ اور یہ بھی ایک مادی چیز ہے۔ غرض بظاہر یہ سب چیزیں مادی نظر آتی ہیں اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کا روحانیت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو ان جھگڑوں کا خاتمہ جس چیز پر ہوتا ہے۔ وہ

روحانیت سے تعلق

رکھتی ہے۔ مثلاً ایک شخص دوسرے سے اپنی چارپائی مانگ رہا ہے۔ اور دوسرا دیتا نہیں یہ بظاہر دنیوی جھگڑا ہے۔ مگر اس کا انجام روحانیت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ جب اس قسم کے جھگڑے ہوتے ہیں تو ایک کہتا ہے یہ میرا حق ہے اور دوسرا کہتا ہے اس کا حق تو کوئی نہیں۔ یہ صرف مجھے بدنام کرنے کے لئے ایسا کر رہا ہے۔ اور وہ دونوں ہی اپنی اپنی جگہ مصر ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہتا چلا جاتا ہے کہ میرا حق ہے۔ میں کیسے چپ کروں۔ اور دوسرا کہتا ہے کہ چارپائی کو تو ویسے ہی بیچ میں لایا گیا ہے۔ ورنہ اصل غرض اس کی مجھے بدنام کرنا ہے۔ آخر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان دونوں کا وہ جھگڑا جو چارپائی سے شروع ہوا تھا۔

دو خاندانوں کے مابین مخاصمت

کا باعث بنتا ہے۔ اور چارپائی کو چھوڑ کر ذاتیات پر حملے شروع ہو جاتے ہیں۔ جو آخر خوفناک شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من شق عصا المسلمین فھو دامیح فیہ یعنی جو شخص مسلمانوں کے باہمی اتحاد میں افتراق پیدا کرنے کا موجب بنتا ہے۔ چاہے اس نے اس رشتہ کو دنیوی لحاظ سے توڑا ہو یا دینی لحاظ سے اس نے میری بنا کردہ عمارت کو اکھیڑنا چاہا۔ بظاہر تو زید نے کہا میرا جھگڑا بکر کے ساتھ ہے۔ لیکن درحقیقت اس کا یہ جھگڑا بکر کی تخصیص سے تجاوز کر کے دو خاندانوں میں انشقاق کا موجب بنا۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ کسی جھگڑے میں مدعی اور مدعا علیہ دونوں جھوٹ پر ہوں آخر ان میں سے ایک تو سچ پر ضرور ہوتا ہی لیکن خدا تعالے یہ نہیں فرمائے گا۔ کہ زید حق پر تھا یا نہیں بلکہ فرمائے گا کہ چونکہ وہ

مسلمان کے درمیان تفرقہ

پیدا کرنے کا موجب بنا۔ اس لئے وہ گنہگار ہے۔ اسی طرح اللہ تعالے یہ نہیں فرمائے گا کہ بکر حق پر تھا یا نہیں بلکہ فرمائے گا کہ چونکہ وہ مسلمانوں کے اتحاد کو توڑنے کا موجب بنا اس لئے گنہگار ہے۔ غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جس شخص نے بھی تفرقہ ڈالا چاہے وہ حق پر کیوں نہ ہو۔ وہ گنہگار ہے۔ کیونکہ اس نے میرے حکم کی خلاف ورزی کی۔ اس نے اسلام کی بنی ہوئی عمارت کی بنیادوں کو ہلایا۔ اس کو چاہیئے تھا کہ وہ موقعہ کو دیکھتا۔ اور اگر وہ اس نتیجہ پر پہنچتا کہ میرے حق طلب کرنے اور اس پر مصر ہونے سے قوم میں اختلاف واقع ہوگا۔ تو وہ اپنا حق چھوڑ کر نقصان برداشت کر لیتا۔ اور

اسلامی اتحاد جیسی متاع بے بہا

کو تباہ کرنے کی کوشش نہ کرتا۔ لیکن اس نے اسلامی اتحاد کو حقیر سمجھتے ہوئے اپنا حق مقدم سمجھا۔ اس لئے وہ گنہگار ہو گیا حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں زید اور بکر کے اختلافات روزانہ رونما ہوتے ہیں۔ اور وہ دونوں امت محمدیہ کے ہی فرد ہوتے ہیں۔ کیونکہ افراد کے مجموعہ کا نام ہی امت ہے۔ اور بعض افراد کا آپس میں لڑنا جھگڑنا آخر قومی اختلاف کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ ہمیں نظر آتا ہے۔ کہ جب

افراد کے اختلافات

حد سے گزر جاتے ہیں۔ تو مسائل کے اختلافات شروع ہو جاتے ہیں۔ اس بارہ میں ہمارا ایک لمبا اور وسیع تجربہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی ہم دیکھتے رہے ہیں۔ اور اس کے بعد حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اور پھر اپنے زمانہ میں بھی بارہا ہمیں اس بات کا تجربہ ہوا ہے کہ اختلافات شروع تو ہوتے ہیں دنیوی معاملات سے اور بڑھتے بڑھتے اس حد تک پہونچ جاتے ہیں۔ کہ یہ سوال پیدا ہونے لگ جاتا ہے کہ آیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مامور بھی ہیں یا نہیں۔ حالانکہ اختلاف زید اور بکر کے درمیان کسی دنیوی معاملہ پر شروع ہوتا ہے مثلاً مدرسہ کی تعمیر وغیرہ کے متعلق حضرت ناصر نواب صاحب سے جھگڑا ہوا۔ تو میر صاحب کے مدمقابل نے گھر بیٹھے یہ سوچنا شروع کر دیا کہ

میر صاحب کا تعلق

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہے۔ اس لئے میر صاحب جب ان سے ملتے ہوں گے۔ تو ضرور ہمارے خلاف ان کے کان بھرتے ہوں گے۔ اور آخر مسیح موعود بھی تو آدمی ہیں وہ میر صاحب کی باتوں سے ضرور متاثر ہوتے ہوں گے۔ پھر یہ خیال آنا شروع ہوا کہ اگر حضرت مسیح موعود اس قسم کی باتوں سے متاثر ہوتے تھے

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اتفاق و محبت سے رہنے کی دردمندانہ نصیحت

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب نے عرض کیا کہ حضور کچھ جماعت کے باہمی اتفاق و محبت پر بھی فرمایا جائے اس پر حضرت اقدسؑ نے فرمایا:۔

"جماعت کے باہم اتفاق و محبت پر میں پہلے بہت دفعہ کہہ چکا ہوں۔ کہ تم باہم اتفاق اور اجتماع کرو خدا تعالے نے مسلمانوں کو یہی تعلیم دی تھی کہ تم وجود واحد رکھو ورنہ ہوا نکل جائے گی۔ نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑے ہونے کا حکم اسی لئے ہے کہ باہم اتحاد ہو۔ برقی طاقت کی طرح ایک دوسرے کی خیر دوسرے میں سرایت کریگی۔ اگر اختلاف ہو اتحاد نہ ہو تو پھر بے نصیب رہو گے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپس میں محبت کرو اور ایک دوسرے کے لئے غائبانہ دعا کرو۔ اگر ایک شخص غائبانہ دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی ایسا ہی ہو۔ کیسی اعلیٰ درجہ کی بات ہے۔ اگر انسان کی دعا منظور نہ ہو تو فرشتہ کی تو منظور ہوتی ہے میں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم صـ۴۷-۴۸)

تو معلوم ہوا کہ آپؐ معصوم نہیں اور پھر دل ہی دل میں کہنا شروع کیا کہ اگر آپؐ معصوم نہیں تو مامور بھی نہیں۔

مامور کے لئے معصوم ہونا ضروری ہے

اب دیکھو جھگڑا تو مدرسہ کی تعمیر کے متعلق ہوا مگر نتیجہ یہ نکالا گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مامور نہیں ہیں (نعوذ باللہ من ذالک) حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بھی اختلاف تو کسی مکان یا زمین کے معاملہ میں یا لین دین کے بارے میں ہوا۔ لیکن آہستہ آہستہ لوگ یہ خیال کرنے لگے کہ خلیفہ کا حکم بالکل ناجائز ہے۔ اور ہم حق پر ہیں۔ پھر یہ سمجھنے لگ گئے۔ کہ یہ تو ہو نہیں سکتا۔ کہ

خدا کا قائم کردہ خلیفہ

ناجائز حکم دے۔ اور چونکہ ہمیں ایک ناجائز حکم دیا گیا ہے۔ اس لئے معلوم ہوا کہ آپ خدا تعالےٰ کے قائم کردہ خلیفہ نہیں، اور جب آپ خدا کے قائم کردہ خلیفہ نہیں تو پھر خلافت کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔

گویا سوال تو مولوی فضل الدین صاحب کی زمین سے اٹھا اور نتیجہ یہ نکلا کہ خلافت ہی کی ضرورت نہیں۔ پھر مثلاً اختلاف ہوا نواب صاحب کے ساتھ اور سمجھا جانے لگا کہ آخر نواب صاحب خلیفہ کے رشتہ دار جو ٹھہرے اس لئے خلیفہ ان کی طرفداری کرتے ہیں۔ ہوتے ہوتے یہاں تک نوبت پہونچی کہ خلافت کے ہی منکر ہو گئے۔

میرے زمانہ میں بھی

جتنے اختلافات رونما

ہوئے پہلے وہ بالکل معمولی تھے۔ مگر پھر آہستہ آہستہ معاملہ بڑھنا شروع ہوا۔ ایک شخص پہلے اپنے دل میں یہ پختہ فیصلہ کر لیتا ہے۔ کہ یہ میرا حق ہے۔ پھر وہ سمجھتا ہے کہ چونکہ یہ میرا حق ہے اور بالکل واضح ہے اس لئے دوسرے کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ میرے حق کو حق سمجھے۔ اور اگر وہ نہیں سمجھتا تو قابل اطاعت نہیں۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر میں کسی کے حق کے خلاف غلطی سے فیصلہ دے دوں۔ تو وہ شخص میرے اس فیصلہ کی بناء پر دوسرے کے حق پر قبضہ کر لے تو وہ

قیامت کے دن

میرے اس فیصلہ کی وجہ سے بری الذمہ قرار نہیں پا سکتا۔ کیونکہ ممکن ہے کہ میں فیصلہ کرتے وقت غلطی کر جاؤں۔

پس جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نبیوں کے سردار ہو کر بھی فرماتے ہیں کہ میں اس قسم کی غلطی کر سکتا ہوں۔ تو ہم آپؐ کے مقابلہ میں کس شمار میں ہیں۔ انسان عالم الغیب تو ہے نہیں کہ وہ ہر جھگڑے کے وقت ہر شخص کے حق کو سمجھ سکے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بے شک

دینی معاملات میں

اللہ تعالےٰ اپنے غیب سے مطلع فرماتا تھا۔ لیکن قضائی امور میں آپؐ کو الہام نہ ہوتا تھا الّا ما شاء اللہ۔ مگر یہاں یہ حالت ہے کہ جو شخص اختلاف کرتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ میرا معاملہ اتنا واضح ہے کہ اس کو سمجھ نہ سکنے کے کوئی معنے ہی نہیں اور جب وہ یہ خیال کرتا ہے۔ تو ساتھ ہی یہ بھی خیال کرتا ہے کہ اس معاملہ میں جس نے بھی میرے خلاف فیصلہ کیا۔ وہ ضرور جان بوجھ کر ہی کرے گا۔ پھر وہ سمجھتا ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر خلاف فیصلہ کرتا ہے۔ وہ بددیانت ہے پھر کہتا ہے کہ خدا بددیانت کو تو خلیفہ نہیں بنا سکتا۔ اس لئے معلوم ہوا کہ خلافت کا مسئلہ ہی غلط ہے۔ پھر جب وہ

خلافت کی ضرورت

کا انکار کر دیتا ہے۔ تو یہ سمجھنے لگ جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی بھی نہیں، کیونکہ خلافت تو نبوت کے تابع ہے۔ اگر خلافت نہیں تو نبوت بھی نہیں غرض معاملہ تو شروع ہوا تھا مکان کی کڑیوں کا لیکن ختم ہوا اس بات پر کہ نبوت کا ہی انکار کر دیا۔ زید اور بکر آپس میں لڑے اور اس لڑائی کی زد آخر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ماموریت پر جا پڑی۔ اسی بات کی طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے اس ارشاد میں اشارہ فرمایا ہے۔ کہ تم دنیوی جھگڑوں سے اختلاف بڑھاؤ گے۔ تو گویا تم میری بنائی ہوئی عمارت کو توڑو گے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بنی ہوئی عمارت کو توڑنے والے بھی کہاں بچ سکتے تھے۔ جس رنگ میں وہ چلے تھے اسی رنگ میں خدا تعالےٰ بھی چلا۔ اللہ تعالےٰ نے کہا تم نے

امت میں اختلاف

پیدا کیا۔ اور اسلام کو نقصان پہنچایا۔ لو میں تمہارے اسلام ہی کی نفی کر دیتا ہوں۔ یہی وہ چیز ہے جس کی وجہ سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کئی قسم کے مظالم برداشت کئے۔ مگر اُف تک نہ کی۔ اور ان کے خلاف آواز بلند نہ کی تاکہ

ان کا آواز اٹھانا اختلاف کا باعث نہ ہو قرونِ اولیٰ میں صحابہؓ کے بھی دو گروہ نظر آتے ہیں۔ ایک گروہ تو ایسا تھا جس پر کچھ مظالم ہوئے اور ایسے وقت میں ہوئے کہ ابھی تک مسلمانوں کے درمیان کسی قسم کا اختلاف رونما نہ ہوا تھا۔ تو وہ اپنے غصہ کو اندر ہی اندر پی گئے۔ اور آواز بلند کرنا مناسب نہ سمجھا۔ یہ خیال کر کے کہ ہم اختلاف کا موجب نہ بنیں۔ دوسرا گروہ ایسا تھا کہ انہوں نے ایسے وقت میں جبکہ مسلمانوں کے درمیان اختلاف رونما ہو چکا تھا کوئی ظلم ہوتے دیکھا۔ تو جھٹ اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی۔ کیونکہ انہوں نے یہ سمجھا کہ اب اختلاف تو جو ہونا تھا وہ ہو چکا۔ اب خاموش رہنے سے کیا ہو گا چلو اس کی اصلاح کی ہی کوشش کریں۔

پہلے گروہ کی ایک مثال

یہ ہے کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید کی خلافت کا اعلان کیا۔ تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس مجلس میں گھٹنوں پر پٹکا باندھ کر بیٹھا ہوا تھا۔ جب میں نے اس کا یہ اعلان سنا تو چاہا کہ اٹھ کر اسے جواب دوں۔ کہ اس سے زیادہ اہل وہ شخص ہے جو تمہارے باپ سے پہلے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لایا تھا مگر پھر میں نے یہ سمجھا کہ میرے ایسا کرنے سے جھگڑا بڑھ جائے گا۔ اس لئے میں خاموش ہو گیا۔ اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ ہے جو

دوسرے حصہ کی مثال

ہے کہ مروان کوئی عمارت بنا رہا تھا کہ یہ پاس سے گزرے۔ اور اس کو مخاطب ہو کر کہنے لگے مروان! تم نے ایسی عمارتیں بنانی شروع کر دی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ تم لمبی امیدیں باندھے ہوئے ہو۔ مگر یاد رکھو تم خدا کا مال کھا رہے ہو۔ اور آخر ایک دن تم خدائی گرفت میں آ جاؤ گے۔ حضرت ابوہریرہؓ سمجھتے تھے کہ یہ خزانہ میں سے دولت صرف کر رہا ہے۔ غرض صحابہؓ کے ہمیں دو گروہ نظر آتے ہیں۔ ایک حصہ ایسا تھا جو باوجود مظالم کے اس لئے آواز بلند نہیں کرتا تھا۔ کہ ابھی تک مسلمانوں میں اتحاد ہے شاید آواز بلند کی جائے تو

اختلاف واقعہ ہو جائے

اور دوسرا حصہ ایسا تھا۔ جس نے اگر آواز بلند کی تو اختلاف رونما ہونے کے بعد کی [illegible]

کی اصلاح ہو اور فتنہ زیادہ زور نہ پکڑے بہرحال صحابہ رضی اللہ عنہم نے

بڑی بڑی تکالیف

برداشت کیں۔ مگر انہوں نے اتحاد کو قائم رکھا۔ تاکہ وہ عمارت متزلزل نہ ہو جسے اسلام نے قائم کیا تھا۔ اور یہی ایک مومن کی سب سے بڑی قربانی ہوتی ہے۔

ممکن ہے بعض لوگوں کے دلوں میں یہ سوال پیدا ہو۔ کہ اگر اختلاف ایسی ہی ناپسندیدہ چیز ہے۔ تو موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بعثت کے ذریعہ

ایک نئے اختلاف کی بنیاد

کیوں رکھ دی۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو کچھ فرمایا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اتحاد اسلامی کو توڑنے کے لئے اگر کوئی آواز بلند کی جائے۔ تو وہ فتنہ کا موجب ہوتی ہے۔ لیکن کون کہہ سکتا ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسلمانوں کو ان کی غلطیوں سے آگاہ کیا تو اس وقت ان میں کوئی اختلاف نہ تھا۔ ہم تو دیکھتے ہیں کہ صرف

مذہبی لحاظ سے

ہی نہیں بلکہ سیاسی تمدنی اور معاشرتی لحاظ سے بھی مسلمانوں میں ہزاروں اختلاف پائے جاتے تھے۔ پس آپ نے مسلمانوں میں کوئی اختلاف پیدا نہیں کیا۔ بلکہ درحقیقت آپ نے ان کے اختلاف کو دور کرنے کا ایک رستہ کھولا تھا۔ جس سے مسلمان اگر اب بھی فائدہ اٹھائیں تو وہ بہت کچھ ترقی کر سکتے ہیں۔

درخواستِ دعا

زین العابدین صاحب اَپر کلرک دفتر محاسب قادیان کا ۲۲ کو بٹالہ سول ہسپتال میں رسولی کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ عزیز کو اللہ تعالےٰ صحت دے اور اس کو ایف۔ اے کے امتحان میں کامیاب فرمائے۔ جو ستمبر ۱۹۶۱ء میں اس نے دینا ہے۔ اور جس کا داخلہ بھجوایا جا چکا ہے۔

خاکسار:۔ عبد الحق قادیانی درویش
نظارت علیا قادیان

تاریخ اسلام

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا اندازِ تبلیغ

(شیخ خورشید احمد)

قسط نمبر ۲

کسریٰ کے نام خط

رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے دوسرا تبلیغی خط فارس کے شہنشاہ کسریٰ کے نام ارسال فرمایا۔ یہ بادشاہ جو بڑے جاہ و جلال کا مالک تھا مذہباً آتش پرست تھا۔ اس کی رعایا کا بھی یہی مذہب تھا اور وہ بادشاہ کی پرستش کرتی تھی۔ یہ خط بھی درباری آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے آپ نے بحرین کے گورنر کی معرفت ارسال فرمایا۔ اور اپنے قدیم اور مخلص صحابی حضرت عبد اللہ بن حذافہ کے ہاتھ بھجوایا اور اس پر بھی باقاعدہ اپنی مہر ثبت فرمائی اس خط کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ خط خدا کے رسول محمدؐ کی طرف سے فارس کے حکمران کسریٰ کے نام ہے۔

سلامتی ہو اس شخص پر جو ہدایت قبول کرتا ہے اور خدا اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاتا ہے اور اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور وہ اس بات کی بھی گواہی دیتا ہے کہ محمدؐ خدا کا بندہ اور اس کا رسول ہے۔ اے حکمران فارس! میں آپ کو خدا کی دعوت کی طرف بلاتا ہوں۔ کیونکہ میں سب انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں تاکہ میں ہر زندہ انسان کو ہوشیار کروں اور تا انکار کرنے والوں پر خدا تعالےٰ کا فیصلہ واجب ہو جائے۔

اے رئیس فارس! اب آپ کے لئے صرف اسی میں سلامتی ہے کہ آپ اسلام کو قبول کریں۔ اگر آپ نے روگردانی اختیار کی تو یاد رکھیں اس صورت میں (آپ کے اپنے گناہ کے علاوہ) آپ کی مجوسی رعایا کا گناہ بھی آپ کے سر ہوگا۔"

جب یہ خط کسریٰ کے سامنے پڑھ کر سنایا گیا تو کسریٰ نے غضبناک ہو کر خط کو ریزہ ریزہ کر دیا اور کہا میرا غلام ہو کر مجھے اس طرح مخاطب کرتا ہے؟

جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا:۔

"اب یہ لوگ خود ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے"

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ابھی زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا کہ کسریٰ کو خود اس کے بیٹے نے قتل کرا دیا اور کسریٰ کی عظیم الشان سلطنت چند سال کے اندر اندر ریزہ ریزہ ہو گئی۔

مقوقس مصر کے نام خط

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تیسرا خط مقوقس والی مصر کے نام لکھا۔ مقوقس قیصر کے ماتحت مصر اور اسکندریہ کا موروثی حاکم تھا اور مذہباً عیسائی تھا۔

یہ خط حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک بدری صحابی حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ کے ذریعہ بھجوایا۔ اس خط کے الفاظ یہ تھے:۔

(ترجمہ) "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ خط محمد خدا کے بندے اور اس کے رسول کی طرف سے قبطیوں کے رئیس مقوقس کے نام ہے۔

اس شخص پر سلامتی ہو جو ہدایت قبول کرتا ہے۔

اے والیٔ مصر! میں آپ کو اسلام کی ہدایت کی طرف بلاتا ہوں آپ اسلام قبول کر کے خدا تعالےٰ کی سلامتی میں آجائیں کہ اب صرف یہی نجات کی راہ ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کا آپ کو دوہرا اجر دے گا۔ اگر آپ نے روگردانی اختیار کی تو علاوہ خود آپ کے اپنے گناہ کے آپ کی قوم کا گناہ بھی آپ کی گردن پر ہوگا۔ اے اہل کتاب! اس کلمہ کی طرف آجاؤ جو تمہارے اور ہمارے درمیان مشترک ہے یعنی ہم خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی صورت میں بھی کسی کو خدا کا شریک نہ ٹھہرائیں اور خدا کو چھوڑ کر اپنے میں سے کسی کو اپنا آقا اور حاجت روا نہ سمجھیں۔ پھر اگر ان لوگوں نے روگردانی اختیار کی تو ان سے کہہ دو کہ گواہ رہو کہ ہم تو بہر حال خدائے واحد کے فرمانبردار بندے ہیں۔"

مقوقس نے خط سنا اور پھر حضرت حاطب بن ابی بلتعہ سے جو خط لے کر گئے تھے مختصر سی بحث کی بعد ازاں اس نے یہ خط ہاتھی دانت کی ڈبیہ میں رکھ کر اس پر اپنی مہر لگا دی اور اسے حفاظت سے رکھ دیا۔ اس کے بعد مقوقس نے خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ایک خط لکھا۔ اور کچھ تحائف آپؐ کی خدمت میں بھجوائے گو اس نے ایک حد تک عزت و احترام کا سلوک کیا اور اسلام سے دلچسپی کا بھی اظہار کیا۔ لیکن بہر حال اس نے اسلام قبول نہ کیا۔ اور عیسائی ہونے کی حالت میں ہی وفات پا گئ

یہ امر قابل ذکر ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مقوقس کو جو خط بھجوایا وہ کئی صدیوں تک پردۂ اخفاء میں رہنے کے بعد قریباً ایک سو سال قبل اپنی اصلی صورت میں دریافت ہو چکا ہے۔ چنانچہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی تصنیف لطیف سیرت خاتم النبیین حصہ سوم میں بھی اس مبارک خط کا عکسی فوٹو موجود ہے۔

(باقی)

شکریہ احباب

(از محترمہ بیگم صاحبہ میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی)

میری عزیزہ بیٹی طاہرہ زکیہ کی وفات حسرت آیات پر احمدی بہنوں اور بھائیوں نے جس محبت اور ہمدردی کے تعزیت کے خطوط اور تاریں بھیج کر ہمارے زخمی دل پر مرہم لگائی ہے اس کے لئے یقیناً میرے دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔ یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل اور اس کا احسان ہے کہ احمدیت کے رشتہ میں منسلک ہو کر ایک دوسرے کے دکھ اور تکلیف کو اپنا دکھ اور تکلیف محسوس کی جاتی ہے۔

راولپنڈی کی قریباً ہر ایک احمدی بہن اور ہر بھائی نے میرے ساتھ اتنی گہری ہمدردی کا اظہار کیا ہے کہ وہ تکلیف جاتی رہی ہے اور احسان یاد رہ گیا ہے۔ میری وہ احمدی بہنیں جنہیں میں جانتی بھی نہیں ہوں انہوں نے بھی احساس کرا دیا ہے کہ وہ بھی میرے غم میں شریک ہیں میں اپنے سب بھائیوں اور عزیز بہنوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں اور خدا سے دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالےٰ ان سب کو جزا دے اور بہتر جزا دے۔ آمین۔

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۲۵ جولائی ۱۹۶۱ء کے صفحہ ۷ میں "خانہ خدا کی تعمیر کے لئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ ادا فرمانے والے مخلصین کی فہرست نمبر ۲۴" کے تحت شائع ہونے والے شمار نمبر ۲۵۳ میں کتابت کی وجہ سے نام کی غلطی ہو گئی ہے حسب ذیل تصحیح فرمائی جائے "مکرم صاحبزادہ مرزا منوّر احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

(۱) مولوی محمد رمضان صاحب جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جہلم تشریف لے جانے پر بمقام جہلم بیعت کی تھی۔ ۸۵ سال کی عمر میں ۲۵/۷/۶۱ کو داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم جماعت گجرات کے اولین احمدیوں میں سے تھے گذشتہ سات آٹھ سال سے صاحب فراش تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں غریق رحمت کرے اور جنت میں اعلےٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین (بشیر احمد ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات)

(۲) میرا لخت جگر عبد اللطیف ۲/۷/۶۱ کو ۱ بجے مولا حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ہمیں جوانی کی حالت میں بعمر ۲۰ سال داغ مفارقت دے گیا ہے۔ دعا فرمائیں خدا تعالیٰ بعمر والدین بیوہ اور اس کے دو بچوں کو اپنے خاص فضل سے صبر جمیل عطا فرمائے آمین

(محمد صدیق 19/A-B-R ڈاکخانہ خاص)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے خالو محترم ڈاکٹر عبد الغنی صاحب آف کلاسوالہ کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں مشن ہسپتال سیالکوٹ میں داخل ہیں۔ جملہ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (منور احمد زرگر بدوملہی سیالکوٹ)

(۲) خاکسار کافی دنوں سے بیمار چلا آرہا ہے بزرگان سلسلہ میری صحت کے لئے دعا فرمائیں

(محمد اسلم شاد ادرحمہ براستہ بھلوال ضلع سرگودھا)

جماعت احمدیہ کی اہم ذمہ داری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:۔

(۱) "اپنی حالت میں تبدیلی پیدا کرو اور اپنے فرائض کو سمجھو اور انہیں ادا کرنے کی کوشش کرو۔ تحریک وقف جدید لوگوں کو اسلام کی حقیقی تعلیم سے روشناس کرنے اور ان میں ایک نئی زندگی اور بیداری پیدا کرنے کے لئے جاری کی گئی ہے۔"
(خطبہ جمعہ الفضل ۵۸-۴-۱۰)

(۲) "اس زمانہ میں اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کی تڑپ سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں پیدا ہوئی۔ دعا کرو کہ آپ کی یہ تڑپ ہمارے ذریعہ پوری ہو تا قیامت کے روز اسلام کی فتح کا جھنڈا ہم آپ کے آگے ڈال سکیں۔ اور ہم یہ جھنڈا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ڈالتے ہوئے یہ کہہ سکیں کہ اسے میرے آقا دراصل یہ تیری ہی فتح کا جھنڈا ہے۔"
(خطبہ جمعہ الفضل ۵۸-۵-۲۰)

دوستو! حضور کے خطبات کو پڑھو اور سوچو کہ تحریک وقف جدید کے ذریعہ حضور نے کتنی اہم ذمہ داری جماعت پر ڈالی ہے۔ اشاعت اسلام کے لئے کس قدر قربانیوں کی ضرورت ہے اور ان آڑے وقت میں آپ سے سلسلہ مالی قربانی کس حد تک چاہتا ہے۔ آگے بڑھو اور خدمت دین کے لئے اپنے وعدوں کو پورا کرو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمت عطا کرے۔ آمین۔

(ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کی عمارت کے لئے چندہ کی اپیل

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ پر اس وقت سب سے بڑا بوجھ فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کا ہے اس سکول کی عمارت کے لئے زمین خریدی گئی ہے اور قیمت بھی ادا کر دی گئی ہے۔ اب اس سکول کی عمارت بنانے کا سوال ہے۔ اس عمارت کے لئے گذشتہ سال سے چندہ کی تحریک جاری ہے۔ اس سال ہم نے تیس ہزار کی رقم جمع کرنی تھی۔ لجنہ اماء اللہ کے مالی سال پر نو ماہ گزر چکے ہیں۔ مگر صرف پانچ ہزار کے قریب چندہ جمع ہوا ہے۔ اس سکول کی عمارت اس وقت تک شروع نہیں کی جا سکتی جب تک پچاس ساٹھ ہزار چندہ جمع نہ ہو جائے۔

تمام لجنات کو چاہیئے کہ وہ اپنی پرانی روایات کو قائم رکھتے ہوئے اس چندہ کی وصولی کی طرف توجہ کریں اور بہت جلد اتنی رقم جمع کر دیں تا کہ عمارت شروع کر دی جائے۔ کسی ایک کام کو سالوں نہیں لٹکانا چاہیئے۔

ہمارا یہ بھی فیصلہ ہے کہ جو بہن یا بھائی ایک سال کے اندر اندر ڈیڑھ صد کی رقم سکول کے لئے دیں۔ ان کا نام عمارت پر کندہ کیا جائے گا۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

قابل توجہ سیکرٹریان اصلاح و ارشاد

نظارت اصلاح و ارشاد کے نمائندے تمام جماعتوں میں موجود ہونے ضروری ہیں اگر کسی جماعت میں سیکرٹری مقرر نہ ہو تو امیر یا صدر کو چاہیئے کہ انتخاب کر کے سیکرٹری کی منظوری حاصل کریں اور باقاعدگی سے کام کرنے کی ہدایت فرمائیں۔ واضح ہو کہ اصلاح و ارشاد کا کام مقصود بالذات کام ہے اور اس عہدہ کے سیکرٹری کو نہایت مستعدی سے کام لینا چاہیئے اور باقاعدگی سے رپورٹ نظارت ہذا کو بھیجنی چاہیئے۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

امتحان کتاب "راہ ایمان"

احمدی بچوں کی ابتدائی دینی تعلیم کے لئے شعبہ ناصرات الاحمدیہ کے زیر اہتمام کتاب "راہ ایمان" بطور نصاب تیار کی گئی ہے۔ اس لئے ہر احمدی لڑکی کے لئے اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ اس کا امتحان اگست ۱۹۶۱ء کے آخری ہفتہ میں ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

بہت سی لجنات نے کتاب منگوا لی ہے جن لجنات نے ابھی تک نہیں منگوائی وہ جلد لکھیں تا کہ کتاب امتحان سے پہلے پہنچ جائے اور بچیاں اچھی طرح تیاری کر سکیں۔ نیز لجنات اماء اللہ اطلاع دیں کہ ان کی کتنی لڑکیاں امتحان میں شریک ہوں گی (جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تحریک جدید کی اہمیت اور جنت کے حصول کی تمنا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"یہ تحریک اتنی اہم تھی کہ اگر ایک مرتے ہوئے باایمان انسان کے کانوں میں پہنچ جاتی تو اس کی رگوں میں بھی خون دوڑنے لگتا اور وہ سمجھتا کہ میرے خدا نے میرے مرنے سے پہلے ایک ایسی تحریک کا آغاز کرا کے اور مجھے اس میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرما کر میرے لئے اپنی جنت کو واجب کر دیا۔"

وہ دوست جنہوں نے ابھی تک تحریک جدید کا چندہ ادا نہیں کیا وہ اس عظیم الشان تحریک جدید کے لئے جلد چندہ ادا کرنے کی سعی بلیغ فرماویں

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

انصار اللہ

اطاعت

"اسلام کا ہرگز یہ اصول نہیں ہے کہ مسلمانوں کی قوم جس سلطنت کے ماتحت رہ کر احسان اٹھاوے اس کے ظل حمایت میں بہ امن و آسائش رہ کر اپنا رزق مقسوم کھاوے۔ اس کے انعامات متواترہ سے پرورش پاوے۔ پھر اس پر عقرب کی طرح نیش چلاوے اور اس کے سلوک اور مروت کا ایک ذرہ شکر نہ بجالاوے۔ بلکہ ہمارے خداوند کریم نے اپنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ یہی تعلیم دی ہے کہ ہم نیکی کا معاوضہ بہت زیادہ نیکی کے ساتھ ادا کریں اور منعم کا شکر بجا لاویں۔ اور جب کبھی ہم کو موقعہ ملے تو ایسی گورنمنٹ سے بدل صدق کمال ہمدردی سے پیش آویں اور بطیب خاطر معروف اور واضح طور پر اطاعت اٹھاویں۔" (شہادت القرآن حاشیہ ص ۹۴) (قائد تربیت انصار اللہ)

گریجوئیٹس کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر میں چند گریجوئیٹ کلرکوں کی ضرورت ہے۔ اس قابلیت کے امیدوار جنہوں نے پورے مضامین کے ساتھ بی اے پاس کیا ہو اور وہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی ملازمت کے خواہاں ہوں۔ اپنی درخواستیں ضروری سرٹیفکیٹس متعلق تعلیمی قابلیت وغیرہ اور مقامی جماعت کے امراء یا پریذیڈنٹ صاحبان اور قائد خدام الاحمدیہ کی سفارشات (سیکرٹری صاحب کمیشن) ناظر بیت المال ربوہ کی خدمت میں جلد تر بھجوا دیں۔ انہیں ماہوار تنخواہ ۸۵/- اور ۴۰/- روپے مہنگائی الاؤنس دیا جائے گا۔ امتحانی ایک سال ختم ہونے پر ۸۵-۵-۱۰۰-۶-۱۳۰ EB ۸-۱۷۰ EB ۱۰-۲۲۰ کا گریڈ دیا جائے گا

(ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

الفضل کی قیمت

اخبار الفضل سلسلہ عالیہ احمدیہ کا آرگن اور خالص مذہبی پرچہ ہے۔ اس کے ذریعہ آپ کو اسلام اور احمدیت سے متعلق صحیح معلومات حاصل کرنے میں بہت بڑی مدد مل سکتی ہے۔

اس کی قیمت حسب ذیل ہے:۔ سالانہ ۲۴/- روپے۔ ششماہی ۱۳/- روپے۔ سہ ماہی ۷/- روپے۔ فی پرچہ دس نئے پیسے۔ (مینیجر الفضل)

درخواست دعا

مکرم مولوی سید صمصام الدین صاحب بخار ضد بخار سخت بیمار ہیں اور بہت زیادہ کمزور ہو گئے ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (سید فضل عمر کٹکی عفا اللہ عنہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ صوبہ اڑیسہ)

کینسر کیونکر پیدا ہوتا ہے اور کیونکر بچا جا سکتا ہے؟

کینسر نے ایک بلائے بے درماں کی طرح انسان کو مصیبت میں مبتلا کر رکھا تھا گذشتہ صدی کے آخر تک سوائے عمل جراحی کے کینسر کا کوئی اور علاج دریافت نہیں ہوا تھا۔ اور آپریشن بھی شاذ و نادر ہی کامیاب ہوتے تھے۔ اس صدی کی ابتدا میں سائنس دانوں کو پتہ چلا کہ برق پاشی تابکاری کینسر کے خلیوں کو مارتی ہے۔ چنانچہ ایکسرے کا مارے اور الیکٹرون کی شعاعوں سے علاج شروع ہوا۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران کیمیاوی طریقوں سے بھی کینسر کا علاج کیا جانے لگا۔

لیکن کینسر کے خلاف جو مورچہ قائم ہوا اس کا کمزور پہلو یہ تھا کہ کینسر کے بارے میں کوئی ایسا عام نظریہ نہیں تھا جو بیماری کی تشخیص اور اس کے علاج کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتا۔

کینسر کی بیماری اور کام کاج کے حالات میں کوئی رشتہ ہے۔ ڈاکٹروں نے یہ بات محسوس کی تھی۔ اس کی تصدیق یوں ہوئی کہ جو لوگ تابکار عناصر کو چھوتے ہیں ان میں پندرہ برس کے عرصے میں ان کی انگلیوں میں رسولی ہو جاتی ہے یا زخم پڑ جاتے ہیں۔ بہت سی کیمیاوی چیزوں کے نزدیک رہنے اور ان کے طویل مدت تک مس ہونے سے کینسر ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ جسم کے اندر نمو پذیر رطوبتوں کی گڑبڑ سے بھی کینسر کی رسولی ابھرتی ہے۔ بعض جانوروں کا مشاہدہ کرنے سے جنہیں کینسر ہو چکا تھا پتہ چلا کہ یہ بیماری زہریلے مادے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جو عضو کینسر زدہ ہو جاتے ہیں ان کے حیاتیاتی عمل میں بھی خلل پڑتا ہے۔ خصوصاً چکنائی اور پروٹین کے تبادلے میں۔ اس سے کچھ عالموں نے یہ نتیجہ نکالا کہ حیاتیاتی نظام بگڑنے سے کینسر ہوتا ہے۔ پچھلے برسوں میں سائنس دانوں نے ان تصورات میں ترمیم کی ہے۔ علم توالد و تناسل اور حیاتی کیمسٹری کی ترقی سے یہ ترمیم ممکن ہو سکی۔ ڈاکٹروں نے کینسر کے سلسلہ میں جو معلومات فراہم کی ہیں ان کی روشنی میں سائنس دان اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ تبدیلی نوع یا انقلاب نوعی دراصل کینسر کے خلیوں کو جنم دیتا ہے

سائنس دانوں کے خیال میں بہت سے کیمیائی، طبعی اور حیاتیاتی اسباب جو کینسر کے خلیوں کی تعمیر کے لئے ضروری ہیں مرکزی تیزاب کی ساخت پر اثر انداز ہوتے ہیں (یہ تیزاب خلیے کے مرکز کی تعمیر میں حصہ لیتے ہیں) اور اس طرح انقلاب نوعی یا تبدیلی نوع کا سبب بنتے ہیں۔

سوویٹ یونین میں یہ نظریہ الفرڈ ایمسن نے پیش کیا تھا۔

کیمیاوی اشیا کی کینسر پیدا کرنے والی شعاعوں کے اثر اور رسولی ابھرنے کے درمیان دس بارہ برس کا عرصہ گزر سکتا ہے۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ کینسر کا ابتدائی خلیہ اتنے دنوں تک اپنی خصوصیات برقرار رکھتا ہے خلیے میں نسبتاً طاقتور عنصر مرکزی تیزاب ہوتے ہیں ان کے گرد جو عناصر ہوتے ہیں وہ اتنے دنوں میں بار بار بدل جاتے ہیں۔

اس مرکزی تیزاب کے استحکام کی وجہ سے قدرتی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کینسر کے خلیوں کا تعلق انہیں تیزابوں کی تبدیلی سے ہے۔

زہریلے مادے کی بدولت جو کینسر ہوتا ہے اس کے مطالعے سے بھی پتہ چلا کہ اس کا خلیہ کیمیاوی اور طبیعی اسباب کے کینسر کے خلیوں کی طرح سے ہے۔ زہریلا مادہ خوردبینی کروں کی شکل کا تھا۔ جس میں پروٹین اور مرکزی تیزاب کے سالمے کیول کیول تھے . . . . اب معلوم ہوا ہے کہ مرکزی تیزاب کے سالمے کیول خلیوں میں جگہ بنا لیتے ہیں اور ان کی توالد و تناسل کی خصوصیات بدل دیتے ہیں۔

تبدیلی نوع یا انقلاب نوعی کے نظریے کی روشنی میں کینسر کی ابتدائی خلیوں کی تشکیل کے حالات اور ان حالات میں جن میں کہ یہ خلیے دوسرے خلیوں کو پیدا کرتے ہیں۔ فرق دیکھا جا سکتا ہے۔ مثلاً الکحل کے مستقل استعمال سے عضو کمزور ہوں گے اور ایسے حالات پیدا ہو سکتے ہیں۔ جن میں کینسر کا وہ خلیہ جو کہ بے یار و مددگار اور کمزور تھا۔ طاقتور ہو کر کینسر کے نئے خلیے پیدا کرنے لگے۔

جلد تشخیص

اگر رسولی کافی بڑی ہو چکی ہو تو عکس ریز وغیرہ کے ذریعہ تشخیص ہو جاتی ہے۔ مگر سوال تو یہ ہے کہ جو رسولی ابھی بن رہی ہو اسے کیسے دریافت کیا جائے۔ زندگی ایک مسلسل خود ساخت کیمیاوی عمل ہے ہر خلیہ مرکزی تیزاب، پروٹین کا ہائیڈریٹ، چکنائی اور الکلی پیدا کرتا ہے اور بہت سی دوسری چیزیں بھی۔ مختلف قسم کے عضو یا ان خلیوں کی الگ الگ خصوصیتیں ہوتی ہیں۔ مثلاً کھال کے خلیے، پھیپھڑوں کے خلیوں سے مختلف پروٹین تیار کرتے ہیں کینسر کے خلیے تندرست خلیوں سے مختلف پروٹین تیار کرتے ہیں۔ کینسر کے خلیوں کے مرکزی تیزاب صحت مند خلیوں کے تیزاب سے مختلف ہوتے ہیں اس لئے پہچانے جا سکتے ہیں مگر کس طرح؟ وہ یوں کہ صحت مند خلیوں کے تیزاب کے برخلاف یہ ماوراء بنفشی شعاعوں (الٹراوایلٹ ریز) میں چمکتے ہیں۔

مگر خون کے تجزیے سے اگر تشخیص ہو سکے تو کام بہت آسان ہو جائے گا۔ اس سلسلے میں جاپان سے ایک دریافت آئی ہے۔ کینسر کے بیماروں کے خون میں ایک چیز دیکھی گئی ہے جسے میلگونین کہتے ہیں۔ خون میں اس کی مقدار ناپ کر کینسر کی تشخیص ممکن ہوگی۔ مگر یہ سب ابتدائی تحقیقات ہیں ابھی فوری تشخیص کا تشفی بخش طریقہ دریافت نہیں ہوا ہے

نئے طریقوں کی تلاش

بعض کیمیاوی اشیاء اور برق پاشی تابکاری جن کی کم از کم خوراک کینسر کے خلیے ختم کر دیتی ہیں۔ اگر زیادہ خوراک دی جائیں تو ان خلیوں کے لئے مہلک بھی ثابت ہوتی ہیں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ کینسر دشمن اشیاء اور وہ شعاعیں جو دور تک پیوست ہو جاتی ہیں ان اعضاء کو بھی نقصان پہنچاتی ہیں جو خون بناتے ہیں۔ مثلاً گودے، تلی اور نسوں کے غدود کی گانٹھیں ان چیزوں سے مجروح ہوتی ہیں۔ اور اگر خوراک بہت زیادہ پہنچ جائے تو ان کے ہلاک ہونے کا بھی امکان یا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ کینسر کے خلیے تو ہلاک ہو جائیں مگر یہ اعضاء کیسے سلامت رہیں؟

ان اعضاء کی حفاظت کے لئے ان کے صحت مند خلیوں کو جسم میں پہنچانے کا طریقہ استعمال کیا جاتا ہے۔ دوسرا طریقہ یہ ہوگا کہ "دل اور پھیپھڑے کا آلہ" استعمال کیا جائے۔ اور اس عضو کو جو کینسر زدہ ہے نسوں اور رگوں سے الگ کر دیا جائے اور تب اس میں کینسر دشمن دوا پہنچائی جائے۔ اس طرح خون بنانے والے اعضاء دوا کے مہلک اثر سے محفوظ رہیں گے۔ مگر یہ طریقہ اس لئے زیادہ کامیاب نہیں ہوگا کہ دوا کا کچھ نہ کچھ اثر خون میں پہنچ جائے گا۔

لہذا یہ مسئلہ بھی حل طلب ہی سمجھنا چاہیئے کہ کس طرح کینسر دشمن دوا جسم میں پہنچائی جائے۔ جس سے کینسر کے خلیے تو ہلاک ہوں۔ مگر خون بنانے والے اعضاء محفوظ رہیں۔

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ اور پتہ خوشخط لکھا کریں!

درخواست دعا

چوہدری انور احمد صاحب ابن چوہدری محبوب احمد صاحب روزٹ کیمیکل انڈسٹریز سرگودھا نے ایف۔ اے کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ اس خوشی میں چوہدری صاحب نے کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کروایا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ عزیز کی اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

(مینجر الفضل۔ ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن کی سالانہ تربیتی کلاس (بقیہ صفحہ اول)

یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ محترم سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کلاس کے آخری روز مورخہ ۳۰ جولائی کی صبح کو بذریعہ موٹر کار ربوہ سے گوجرانوالہ تشریف لاکر کلاس میں شامل خدام سے خطاب فرمایا اور انہیں قیمتی نصائح سے نوازا نیز طلبہ میں اسناد اور انعامات تقسیم کئے۔ آپ صبح دس بجے کے قریب مکرم خواجہ حمید اسلم صاحب ایڈووکیٹ قائد ضلع سیالکوٹ کی معیت میں ربوہ سے گوجرانوالہ پہنچے پہلے گوجرانوالہ، لاہور، سیالکوٹ اور شیخوپورہ کے قائدین اضلاع نے مکرم شیخ مبارک محمود صاحب پانی پتی قائد علاقائی کی زیر قیادت شہر سے باہر پانچ میل کے فاصلہ پر آپ کا استقبال کیا وہاں سے آپ ان کی معیت میں مسجد احمدیہ تشریف لائے یہاں کلاس میں شریک جملہ خدام اور اساتذہ صاحبان نے جو آپ کے استقبال کے لئے صفوار ایک خاص نظام کے تحت کھڑے تھے بلند آواز سے اہلاً و سہلاً و مرحبا کہہ کر آپ کو خوش آمدید کہا۔ بعدازاں جملہ خدام اور اساتذہ کو آپ سے متعارف کرایا گیا آپ نے سب سے باری باری مصافحہ کیا۔

خوش آمدید اور تعارف سے فارغ ہونے کے بعد محترم سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس مرکزیہ کی زیر صدارت کلاس کے اختتامی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد پہلے مکرم مبارک محمود صاحب قائد علاقائی نے مجالس خدام الاحمدیہ کی ضلع وار کارگزاری کی رپورٹ پڑھ کر سنائی بعدازاں مکرم میاں محمد شریف صاحب قائد ضلع گوجرانوالہ نے صدر سب کمیٹی تربیتی کلاس کی حیثیت سے تربیتی کلاس کے انتظامات سے متعلق رپورٹ پیش کی۔ بعدہٗ محترم صدر صاحب نے جملہ خدام میں اسناد اور انعامات تقسیم فرمائے اور آخر میں خدام سے خطاب کرتے ہوئے اس امر پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ لاہور ڈویژن کی اس تربیتی کلاس کا بڑی محنت سے پروگرام مرتب کر کے اسے بڑی محنت اور جانفشانی کے ساتھ کامیاب بنایا گیا ہے بالخصوص مجلس گوجرانوالہ نے جس خوش اسلوبی سے مہمان نوازی کے فرائض سرانجام دئے آپ نے اس کو بھی بہت سراہا اور فرمایا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کی تاریخ میں اس سے زیادہ کامیاب تربیتی کلاس تاحال اور کوئی نہیں ہوئی۔ خدا کرے آئندہ دوسرے علاقوں میں اس سے بھی زیادہ کامیاب کلاسیں منعقد ہوں اور اس طرح ہر علاقے میں خدام کو دینی علوم کی تحصیل اور روحانی تربیت کے مواقع سے مستفید ہونے کا موقع ملے۔ بعدازاں آپ نے خدام کو بعض نہایت بیش قیمت نصائح سے نوازا اور اس ضمن میں کلاس میں حاصل کردہ دینی تربیت سے آئندہ زندگی میں فائدہ اٹھانے دوسرے خدام کو بھی اس سے مستفید کرنے۔ اشتعال کے مواقع پر کمال درجہ ضبط سے کام لینے اور اپنے اندر قوالیت پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

آپ کے اس پُراثر خطاب کے بعد مکرم حمید احمد صاحب قریشی معتمد مجلس خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ شہر نے محترم صدر صاحب مجلس مرکزیہ۔ امیر صاحب ضلع گوجرانوالہ مکرم میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ اور لجنہ اماء اللہ مقامی کا ان کے تعاون اور رہنمائی پر شکریہ ادا کیا۔ آخر میں محترم صدر صاحب مرکزیہ نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ نہایت درجہ بابرکت تربیتی کلاس اختتام پذیر ہوئی +

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

گلزار کر سکتے ہو کیونکہ آج اللہ تعالےٰ نے تم کو ہی سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جانشین بنایا ہے۔ اٹھو اور ساری دنیا میں پھیل جاؤ اور سعید روحوں کو جو تمہارا انتظار کر رہی ہیں اللہ تعالےٰ کا راستہ دکھاؤ۔ قرآن کریم کی آیات تمہاری چراغ راہ ہیں۔ اس کی روشنی کی شعاعوں سے تم اندھیروں کو چیر سکتے ہو۔ تمہیں اس کا تجربہ بارہا ہو چکا ہے کہ اللہ تعالےٰ تمہارے پیچھے ہے اللہ تعالےٰ سے بڑھ کر اور کون سی طاقت ہے جس کا سہارا چاہیئے۔ انسان کی بیوقوفی کی وجہ سے مادی طاقتیں باہم ٹکرا کر دنیا کو فنا کرنے پر آمادہ ہیں اس فنا سے انسان کو اللہ تعالےٰ کا ہاتھ ہی بچا سکتا ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے بچاتا رہا ہے۔ آج بھی ضرور بچائے گا۔ اللہ تعالےٰ کا یہ ہاتھ تمہارے ایمان میں ہے +

ربوہ میں ہیضہ کے ٹیکے

لنگر خانہ دارالرحمت میں ہیضے کے ٹیکے لگائے جا رہے ہیں۔ بقیہ پروگرام حسب ذیل ہے۔

۳۱.۷.۶۱ بروز سوموار }
۱.۸.۶۱ " منگل } مردوں کیلئے

۲.۸.۶۱ " بدھ }
۳.۸.۶۱ " جمعرات } عورتوں اور چھوٹے بچوں کیلئے

ٹیکہ کرانے والے ٹھیک پانچ بجے (۵ بجے) سہ پہر پہنچ جایا کریں۔

(چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

پاکستان ویسٹرن ریلوے * لاہور ڈویژن

ٹینڈر نوٹس

۱۹۶۱-۶۲ء کے دوران درج ذیل زون ورکس کے لئے ترمیم شدہ شڈیول کی بنیاد پر فیصد شرح کے سر بمہر ٹنڈر مقررہ فارم پر جو ایک روپیہ فی فارم کی ادائیگی پر ۸۔ اگست ۱۹۶۱ء کے ساڑھے گیارہ بجے تک اس دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ زیر دستخطی درج بالا تاریخ کے ساڑھے بارہ بجے تک وصول کریں گے۔ جو اسی دن ساڑھے بارہ بجے بر سرِ عام کھولے جائیں گے۔ انجینئیں ریلوے کی طرف سے مہیا کی جائیں گی۔

نمبر شمار	کام	زر بیعانہ جو ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو ریلوے لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا۔
	ورکس زون	
	سب ڈویژن نمبر ۴ وزیر آباد	
۱۔	انسپکٹر آف ورکس وزیر آباد کے سیکشن میں زون ۲ (گوجرانوالہ بشمول تا ناہدرہ مستثنیٰ)	۱۰۰۰/- روپے
	سب ڈویژن نمبر ۶ لائلپور	
۲۔	انسپکٹر آف ورکس لائلپور کے سیکشن میں زون ۵ (چک جھمرہ ماسوا ہنڈیوالی ماسوا)	۱۰۰۰/- روپے
۳۔	اسسٹنٹ انسپکٹر آف ورکس سکھے کی کے سیکشن میں زون ۶۔	۱۰۰۰/- روپے

۲۔ صرف وہی ٹھیکیداران ٹنڈر دیں جن کے نام منظور شدہ فہرست میں درج ہوں جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے ٹھیکیداروں کی فہرست میں موجود نہیں انہیں ۸ اگست ۱۹۶۱ء سے پہلے اپنے نام درج کروا لینے چاہئیں۔

۳۔ ٹھیکیداروں کو کام کے لئے مطلوبہ انجینئیں ریلوے کی طرف سے مفت مہیا کی جائیں گی۔ لہٰذا نرخ تحریر کرتے وقت یہ امر ذہن نشین رہے۔

۴۔ مفصل شرائط اور ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس زیر دستخطی کے دفتر میں کسی بھی کام کے دن دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے انتظامیہ سب سے کم نرخ کے یا کسی بھی ٹنڈر کو منظور کرنے کی پابند نہیں ٹھیکیداروں کا فائدہ اسی میں ہے کہ وہ زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور کے پاس ۸ اگست ۱۹۶۱ء سے پہلے جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو چاہیئے کہ وہ پرسنٹیج ریٹ پورے روپوں میں تحریر کریں۔ کسر والے نرخ مسترد کر دئے جا سکتے ہیں۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور)